011
116

روزنامہ

جمعرات 21 مئی 2015ء۔2 شعبان 1436 ہجری 21 ہجرت 1394 ھش

قرآن اور توحید

جس کا ہے نام قادرِ اکبر — اس کی ہستی سے دی ہے پختہ خبر
کوئے دلبر میں کھینچ لاتا ہے — پھر تو کیا کیا نشاں دکھاتا ہے
دل میں ہر وقت نور بھرتا ہے — سینے کو خوب صاف کرتا ہے

(درثمین)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

صفت مالك يوم الدين

حضور سورۃ فاتحہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

”فرمایا کہ میں مالک یوم الدین ہوں۔ جزاء اور سزا دینا اُسی کے اختیار میں ہے۔ اسی عالم سے جزاء وسزا کا معاملہ شروع ہو جاتا ہے۔ جو نقب زنی کرتا ہے شاید ایک دفعہ نہیں تو دوسری دفعہ، دوسری دفعہ نہیں تو تیسری دفعہ ضرور پکڑا جاتا ہے یا کسی اور رنگ میں اسے سزا مل جاتی ہے (یہ سزا کیا کم ہے کہ چور دولت کے لیے چوری کرتا ہے اور پھر بھی ہمیشہ مفلس اور غریب ذلیل رہتا ہے) ہم نے اس عالم میں خوب غور کر کے دیکھ لیا کہ جو سرگرمی سے نیکی کرتا ہے تو نیک نتیجہ پانے سے خالی نہیں رہتا اور جو بدی کرتا ہے ضرور بدنتیجہ بھگت لیتا ہے۔“
(تفسیر سورۃ فاتحہ از حضرت مسیح موعود صفحہ 104)

”خدائے تعالیٰ نے قرآن شریف میں اپنا نام مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ بیان فرمایا ہے دین کے لفظ پر الف لام لانے سے یہ غرض ہے کہ تا یہ معنیٰ ظاہر ہوں کہ جزا سے مراد وہ کامل جزا ہے جس کی تفصیل فرقان مجید میں مندرج ہے اور وہ کامل جزاء بجز تجلّی مالکیت تامہ کے کہ جو ہدم بنیان اسباب کو مستلزم ہے ظہور میں نہیں آسکتی۔“
(تفسیر سورۃ فاتحہ از حضرت مسیح موعود صفحہ 110)

”مالک یوم الدین کے لفظ میں یہ بھی اشارہ ہے کہ اس روز راحت یا عذاب اور لذت یا درد جو کچھ بنی آدم کو پہنچے گا اُس کا اصل موجب خدائے تعالیٰ کی ذات ہوگی اور مالک امر مجازات کا حقیقی طور پر وہی ہو گا یعنی اُسی کا وصل یا فصل سعادت ابدی یا شقاوت ابدی کا موجب ٹھہرے گا۔ اس طرح پر کہ جو لوگ اُس کی ذات پر ایمان لائے تھے اور توحید اختیار کی تھی اور اُس کی خالص محبت سے اپنے دلوں کو رنگین کر لیا تھا اُن پر انوار رحمت اُس ذات کامل کے صاف اور آشکار طور پر نازل ہوں گے اور جن کو ایمان اور محبت الٰہیہ حاصل نہیں ہوئی وہ اس لذت اور راحت سے محروم رہیں گے اور عذاب الیم میں مبتلا ہو جائیں گے۔“
(تفسیر سورۃ فاتحہ از حضرت مسیح موعود صفحہ 110)

امہات الصفات

”سورۃ فاتحہ میں اُس خدا کا نقشہ دکھایا گیا ہے جو قرآن شریف منوانا چاہتا ہے اور جس کو وہ دنیا کے سامنے پیش کرتا ہے چنانچہ اُس کی چار صفات کو ترتیب وار بیان کیا ہے جو امہات الصفات کہلاتی ہیں۔ جیسے سورۃ فاتحہ ام الکتاب ہے ویسے ہی جو صفات اللہ تعالیٰ کی اس میں بیان کی گئی ہیں وہ بھی ام الصفات ہی ہیں اور وہ یہ ہیں ربّ العالمین۔ الرّحمٰن۔ الرحیم۔ مالك يوم الدين ان صفات اربعہ پر غور کرنے سے خدا تعالیٰ کا چہرہ گویا نظر آ جاتا ہے۔“
(تفسیر سورۃ فاتحہ از حضرت مسیح موعود صفحہ 111)

اللہ تعالیٰ غائب سے ظاہر

”خوب یاد رکھو کہ یہ امہات الصفات روحانی طور پر خدا نما تصویر ہیں۔ ان پر غور کرتے ہی معاً خدا سامنے ہو جاتا ہے اور روح ایک لذت کے ساتھ اُچھل کر اُس کے سامنے سربسجود ہو جاتی ہے۔ چنانچہ الحمد للہ سے جو شروع کیا گیا تھا تو غائب کی صورت میں ذکر کیا ہے لیکن ان صفات اربعہ کے بیان کے بعد معاً صورت بیان تبدیل ہو گئی ہے کیونکہ ان صفات نے خدا کو سامنے حاضر کر دیا ہے اس لیے حق تھا اور فصاحت کا تقاضا تھا کہ اب غائب نہ رہے بلکہ حاضر کی صورت اختیار کی جاوے پس اس دائرہ کی تکمیل کے تقاضا نے مخاطب کی طرف منہ پھیرا اور اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ کہا۔“
(تفسیر سورۃ فاتحہ از حضرت مسیح موعود صفحہ 112)

سچائی کا نور

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

”میں خدا تعالیٰ پر ایسا ایمان پیدا کرانا چاہتا ہوں کہ جو خدا تعالیٰ پر ایمان لاوے وہ گناہ کی زہر سے بچ جاوے اور اُس کی فطرت اور سرشت میں ایک تبدیلی ہو جاوے۔ اُس پر موت وارد ہو کر ایک نئی زندگی اُس کو ملے۔ گناہ سے لذّت پانے کی بجائے اُس کے دل میں نفرت پیدا ہو۔ جس کی یہ صورت ہو جاوے وہ کہہ سکتا ہے کہ میں نے خدا کو پہچان لیا ہے۔ خدا خوب جانتا ہے کہ اس زمانے میں یہی حالت ہو رہی ہے کہ خدا کی معرفت نہیں رہی۔ کوئی مذہب ایسا نہیں رہا جو اس منزل پر انسان کو پہنچا دے اور یہ فطرت اُس میں پیدا کرے۔ ہم کسی خاص مذہب پر کوئی افسوس نہیں کر سکتے۔ یہ بلا عام ہو رہی ہے اور یہ وبا خطرناک طور پر پھیلی ہے۔ مَیں سچ کہتا ہوں خدا پر ایمان لانے سے انسان فرشتہ بن جاتا ہے، بلکہ ملائکہ کا مسجود ہوتا ہے نورانی ہو جاتا ہے۔

غرض جب اس قسم کا زمانہ دنیا پر آتا ہے کہ خدا کی معرفت باقی نہیں رہتی اور تباہ کاری اور ہر قسم کی بدکاریاں کثرت سے پھیل جاتی ہیں، خدا کا خوف اُٹھ جاتا ہے اور خدا کے حقوق بندوں کو دیئے جاتے ہیں تو خدا تعالیٰ ایسی حالت میں ایک انسان کو اپنی معرفت کا نور دے کر مامور فرماتا ہے۔ اُس پر لعن طعن ہوتا ہے اور ہر طرح سے اُس کو ستایا جاتا اور دُکھ دیا جاتا ہے لیکن آخر وہ خدا کا مامور کامیاب ہو جاتا اور دنیا میں سچائی کا نور پھیلا دیتا ہے۔ اسی طرح اس زمانے میں خدا نے مجھے مامور کیا اور اپنی معرفت کا نور مجھے بخشا“۔
(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 493)

☆..........☆..........☆

درخواست دعا

مختلف جگہوں پر بعض احمدی افراد مختلف مقدمات میں ملوث ہیں ان افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

خطبات امام وقت سوال و جواب کی شکل میں

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

خطبہ جمعہ 17/اپریل 2015ء

س: دعا اور مسمریزم میں کیا فرق ہے؟

ج: فرمایا! حضرت مصلح موعود ایک موقع پر دعا کی اہمیت بیان فرما رہے تھے۔ آپ نے علم توجہ یعنی مسمریزم کے متعلق بھی بیان فرمایا کہ جو لوگ مسمرائز کرنے کے ماہر ہوتے ہیں وہ بھی اس علم کے ذریعہ سے لوگوں میں بعض تبدیلیاں پیدا کر دیتے ہیں مگر یہ عارضی اور انفرادی ہوتی ہیں اور پھر ایسی بھی نہیں ہوتیں جس سے کوئی انقلابی فوائد حاصل ہو رہے ہوں جبکہ دعائیں تو اگر اس کا حق ادا کرتے ہوئے کی جائیں تو قوموں کی بگڑی بنا دیتی ہیں۔

س: خطبہ جمعہ میں صوفی احمد جان صاحب کے متعلق کیا بیان ہوا ہے؟

ج: فرمایا! پیر منظور محمد صاحب اور پیر افتخار احمد صاحب کے والد صوفی احمد جان صاحب اس زمانے کے نہایت ہی خدا رسیدہ بزرگوں میں سے تھے۔ جب انہوں نے حضرت مسیح موعود کا اشتہار پڑھا تو آپ سے خط وکتابت شروع کر دی اور خواہش ظاہر کی کہ اگر کبھی لدھیانہ تشریف لائیں تو مجھے پہلے سے اطلاع دیں۔ اتفاقاً انہی دنوں حضرت مسیح موعود کو لدھیانہ جانے کا موقع ملا۔ صوفی احمد جان صاحب نے حضرت مسیح موعود کی دعوت کی دعوت کے بعد حضرت مسیح موعود ان کے گھر سے واپس تشریف لا رہے تھے کہ صوفی احمد جان صاحب بھی ساتھ چل پڑے۔ وہ رتڑ چھتڑ والوں کے مرید تھے۔ علاوہ زہد و اتقاء کے انہیں علم توجہ میں اس قدر ملکہ حاصل تھا کہ جب وہ نماز پڑھتے تھے۔ تو سلام پھیرنے کے ساتھ ہی دائیں بائیں پھونک بھی مار دیتے تھے اور اس کا اثر تھا کیونکہ علم توجہ کا اثر بھی زیادہ ہوتا تھا۔ مریض شفاء یاب بھی ہو جاتے تھے۔

(خطبات محمود جلد 17 صفحہ 101)

س: صوفی احمد جان صاحب کا مسمریزم سے توبہ کرنے کے متعلق کون سا واقعہ بیان ہوا؟

ج: صوفی احمد جان صاحب نے فرمایا کہ میں نے اتنے سال رتڑ چھتڑ والوں کی خدمت کی ہے اور اس کے بعد مجھے وہاں سے اس قدر طاقت حاصل ہوئی ہے کہ دیکھئے میرے پیچھے جو شخص آ رہا ہے اگر میں اس پر توجہ کروں تو وہ ابھی گر جائے اور تڑپنے لگے۔ (یعنی مسمرائز کر کے)۔ حضرت مسیح موعود یہ سنتے ہی کھڑے ہو گئے اور اپنی سوٹی کی نوک سے زمین پر نشان بناتے ہوئے فرمایا: صوفی صاحب اگر وہ گر جائے تو اس سے آپ کو کیا فائدہ ہوگا اور اس کو کیا فائدہ ہوگا۔ وہ چونکہ واقعہ میں (صوفی صاحب) اہل اللہ میں سے تھے۔ خدا تعالیٰ نے ان کو دوربین نگاہ دی ہوئی تھی اس لئے یہ بات سنتے ہی ان پر محویت کا عالم طاری ہو گیا اور کہنے لگے میں آج سے اس علم سے توبہ کرتا ہوں مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ یہ دنیوی بات ہے دینی بات نہیں۔

(خطبات محمود جلد 17 صفحہ 102)

س: کیا حضرت صوفی احمد جان صاحب ایک دوربین نگاہ رکھنے والے بزرگ تھے؟

ج: حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ یہ جو میں نے کہا کہ خدا تعالیٰ نے انہیں دوربین نگاہ دی ہوئی تھی اس کا ہمارے پاس ایک حیرت انگیز ثبوت ہے اور وہ یہ کہ حضرت مسیح موعود نے ابھی براہین احمدیہ ہی لکھی تھی کہ وہ سمجھ گئے کہ یہ شخص مسیح موعود بننے والا ہے حالانکہ اس وقت ابھی حضرت مسیح موعود پر بھی یہ انکشاف نہیں ہوا تھا کہ آپ کوئی دعویٰ کرنے والے ہیں۔ چنانچہ انہی دنوں انہوں نے حضرت مسیح موعود کو ایک خط میں یہ شعر لکھا۔ کہ

ہم مریضوں کی ہے تمہی پہ نگاہ
تم مسیحا بنو خدا کے لئے

س: صوفی احمد جان صاحب نے اپنی اولاد کو حضرت مسیح موعود کی بابت کیا وصیت فرمائی؟

ج: فرمایا! وہ صاحب کشف تھے اور خدا تعالیٰ نے انہیں بتا دیا تھا کہ یہ شخص مسیح موعود بننے والا ہے۔ وہ حضرت مسیح موعود کے دعویٰ سے پہلے فوت ہو گئے مگر وہ اپنی اولاد کو وصیت کر گئے کہ حضرت مرزا صاحب دعویٰ کریں گے انہیں ماننے میں دیر نہ کرنا۔

س: ایک ہندو کا حضرت مسیح موعود پر مسمریزم کرنے میں ناکامی کا واقعہ لکھیں؟

ج: فرمایا! حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں ایک دفعہ آپ مجلس میں تشریف رکھتے تھے کہ ایک ہندو جو لاہور کے کسی دفتر میں اکاؤنٹنٹ تھا اور مسمریزم کا بڑا ماہر تھا۔ اس ہندو نے اپنا واقعہ بتایا کہ مجھے مسمریزم کے علم میں اتنی مہارت ہے کہ اگر میں تانگے میں بیٹھے ہوئے کسی شخص پر توجہ ڈالوں تو وہ شخص جس پر میں نے توجہ ڈالی ہوگی وہ بھی تانگے کے پیچھے بھاگا آئے گا حالانکہ نہ وہ میرا واقف ہوگا اور نہ میں اس کو جانتا ہوں گا۔ تو کہنے لگا کہ میں نے آریوں اور ہندوؤں سے مرزا صاحب کی باتیں سنی تھیں کہ انہوں نے آریہ مت کے خلاف بہت سی کتابیں لکھیں۔ میں نے ارادہ کیا کہ مرزا صاحب پر مسمریزم کے ذریعہ اثر ڈالوں گا اور جب وہ مجلس میں بیٹھے ہوں گے تو ان پر توجہ ڈال کر ان کے مریدوں کے سامنے ان کی سبکی کروں گا چنانچہ میں ایک شادی کے موقع پر قادیان گیا مجلس منعقد تھی اور میں نے دروازے میں بیٹھ کر مرزا صاحب پر توجہ ڈالنی شروع کی۔ وہ کچھ وعظ و نصیحت کی باتیں کر رہے تھے کہتا ہے کہ میں نے توجہ ڈالی تو کچھ بھی اثر نہ ہوا۔ میں نے سمجھا ان کی قوت ارادی ذرا قوی ہے اس لئے میں نے پہلے سے زیادہ توجہ ڈالنی شروع کی مگر پھر بھی ان پر کچھ اثر نہ ہوا اور وہ اسی طرح باتوں میں مشغول رہے۔ میں نے سمجھا کہ ان کی قوت ارادی اور بھی مضبوط ہے اس لئے میں نے جو کچھ میرے علم میں تھا اس سے کام لیا اور اپنی ساری قوت صرف کر دی لیکن جب میں ساری قوت لگا بیٹھا تو میں نے دیکھا کہ ایک شیر میرے سامنے بیٹھا ہے اور مجھ پر حملہ کرنا چاہتا ہے۔ یہ بھی ایک جگہ بیان فرمایا کہ ہر مرتبہ شیر نظر آتا تھا لیکن آخری مرتبہ وہ شیر حملے کے لئے تیار نظر آیا تو کہنے لگا شیر کو دیکھ کر میں ڈر کر اپنی جوتی اٹھا کر وہاں سے بھاگا۔ جب میں دروازے پر پہنچا تو مرزا صاحب نے اپنے مریدوں سے کہا۔ دیکھنا یہ کون شخص ہے۔ چنانچہ ایک شخص میرے پیچھے سیڑھیوں سے نیچے اترا اور اس نے (بیت الذکر) کے ساتھ والے چوک میں مجھے پکڑ لیا۔ میں چونکہ اس وقت سخت حواس باختہ تھا اس لئے میں نے پکڑنے والے سے کہا۔ اس وقت مجھے چھوڑ دو میرے حواس درست نہیں ہیں میں بعد میں یہ سارا واقعہ مرزا صاحب کو لکھ دوں گا۔ چنانچہ اسے چھوڑ دیا گیا اور بعد میں حضرت مسیح موعود کو یہ تمام واقعہ لکھا اور کہا کہ مجھ سے گستاخی ہوئی میں آپ کے مرتبے کو پہچان نہ سکا اس لئے آپ مجھے معاف فرما دیں۔

س: قومی ترقی کے لئے کیا ضروری ہے؟

ج: قومی ترقی کے لئے ضروری ہے کہ تمام سچائیوں کو اپنے اندر جذب کر لیا جائے۔ انتہائی ضروری چیز ہے کہ سچائیاں اپنے اندر جذب کی جائیں۔

س: لوگوں کے اندرونی عیوب کے متعلق سنت اللہ کیا ہے؟

ج: حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ بہت سے آدمی جب میرے سامنے آتے ہیں تو ان کے اندر سے مجھے ایسی شعاعیں نکلتی معلوم دیتی ہیں جن سے مجھے پتا لگ جاتا ہے کہ ان کے اندر یہ یہ عیب ہے یا یہ یہ خوبی ہے مگر یہ اجازت نہیں ہوتی کہ انہیں اس عیب سے مطلع کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کی یہی سنت ہے کہ جب تک انسان اپنی فطرت کو آپ ظاہر نہیں کر دیتا وہ اسے مجرم قرار نہیں دیتا۔ اس لئے اس سنت کے ماتحت انبیاء اور ان کے اظلال کا بھی یہی طریق ہے کہ وہ اس وقت تک کسی شخص کے اندرونی عیب کا کسی سے ذکر نہیں کرتے جب تک وہ اپنے عیب کو آپ ظاہر نہ کر دے۔

(الفضل 9 مارچ 1938ء صفحہ 5)

س: حضرت شیخ رحمت اللہ صاحب کی قبولیت احمدیت کا واقعہ بیان کریں؟

ج: فرمایا! 1904ء میں جب حضرت مسیح موعود لاہور تشریف لے گئے تو وہاں ایک جلسے میں آپ نے تقریر فرمائی۔ ایک غیر احمدی دوست شیخ رحمت اللہ صاحب وکیل بھی اس تقریب میں موجود تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ دورانِ تقریر میں نے دیکھا کہ حضرت مسیح موعود کے سر سے نور کا ایک ستون نکل کر آسمان کی طرف جا رہا تھا۔ اس نظارے کا شیخ رحمت اللہ صاحب پر ایسا اثر ہوا کہ انہوں نے اسی دن حضرت مسیح موعود کی بیعت کر لی۔

(تفسیر کبیر جلد 7 صفحہ 121,120)

س: حضرت مسیح موعود کی دعا سے عبدالکریم صاحب کے معجزانہ شفا پانے کا واقعہ درج کریں؟

ج: حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ ایک صاحب عبدالکریم نامی قادیان میں سکول میں پڑھا کرتے تھے انہیں اتفاقاً باؤلے کتے نے کاٹ کھایا اس پر انہیں علاج کے لئے کسولی بھیجا گیا اور علاج ان کا بظاہر کامیاب رہا لیکن واپس آنے کے کچھ دن کے بعد انہیں بیماری کا دورہ ہو گیا جس پر کسولی تار دی گئی کہ کوئی علاج بتایا جائے مگر جواب آیا کہ

Nothing can be done for Abdulkarim. یعنی افسوس ہے کہ عبدالکریم کا کوئی علاج نہیں ہو سکتا۔ حضرت مسیح موعود کو ان کی بیماری کی اطلاع دی گئی۔ حضرت مسیح موعود کو بہت ہمدردی پیدا ہوئی اور آپ نے ان کی شفاء کے لئے خاص طور پر دعا فرمائی۔ اس دعا کا یہ نتیجہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دورہ ہو جانے کے بعد ان کو شفاء دے دی حالانکہ جب سے انسان پیدا ہوا ہے اس قسم کے مریض کو کبھی شفاء نہیں ہوئی۔ (اس وقت کی میڈیکل ہسٹری یہی کہتی تھی)

س: امریکہ سے آئے ایک وفد کو معجزہ دکھانے کے مطالبہ پر حضرت مسیح موعود نے کیا فرمایا؟

ج: فرمایا! حضرت مسیح موعود کے پاس ایک دفعہ امریکہ سے دو مرد اور ایک عورت آئی۔ ایک مرد نے کہا مجھے کوئی معجزہ دکھلائیں۔ آپ نے فرمایا تم خود میرا معجزہ ہو یہ سن کر وہ حیران سا ہو گیا۔ اور کہنے لگا میں کس طرح معجزہ ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ قادیان ایک بہت چھوٹا سا اور غیر معروف گاؤں تھا۔ معمولی سے معمولی کھانے کی چیزیں بھی یہاں سے نہیں مل سکتی تھیں۔ اس وقت مجھے خدا تعالیٰ نے خبر دی تھی کہ میں تیرے نام کو دنیا میں بلند کروں گا اور تمام دنیا میں تمہاری شہرت ہو جائے گی۔ چاروں طرف سے لوگ تیرے پاس آئیں گے اور ان کی آسائش اور آرام کے سامان بھی یہیں آ جائیں گے اور ہر قسم اور ہر ملک کے لوگ تیرے پاس آئیں گے اور اس قدر آئیں گے کہ جن راستوں سے آئیں گے وہ عمیق ہو جائیں گے گہرے ہو جائیں گے۔ اب دیکھ لو کہ راستے کس قدر عمیق ہو گئے ہیں۔ بٹالے سے قادیان تک جو سڑک آتی ہے اس پر پچھلے ہی سال گورنمنٹ نے دو ہزار روپے کی مٹی ڈلوائی ہے۔ تو حضرت مسیح موعود نے اسے فرمایا کہ تم میرے پاس امریکہ سے آئے ہو۔ تمہارا مجھ سے کیا تعلق تھا جب تک میں نے دعویٰ نہ کیا تھا مجھے کون جانتا تھا مگر آج تم اتنی دور سے میرے پاس چل کر آئے ہو یہی میری صداقت کا نشان ہے۔

باقی صفحہ 7 پر

مکرم رانا غلام مصطفیٰ منصور صاحب

تربیت اولاد اور ہماری ذمہ داریاں

قرآن، حدیث، ارشادات حضرت مسیح موعود و خلفاء سلسلہ کی روشنی میں

(قسط اول)

اللہ تبارک و تعالیٰ قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے۔

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنے اہل و عیال کو آگ سے بچاؤ۔ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں۔ (التحریم۔7)

اس آیت میں فرمایا گیا ہے کہ اے ایمان والو تمہارا فرض ہے کہ نہ صرف خود نیک بنو بلکہ اپنے اہل و عیال کو بھی بے دینی اور بد اخلاقی کی آگ سے بچاؤ۔ مومن مردوں کا یہ فرض قرار دیا گیا ہے کہ وہ چوکس ہو کر رہیں اور نہ صرف خود نیکی اختیار کریں۔ بلکہ اپنی بیویوں۔ اپنی لڑکیوں۔ اپنے لڑکوں اور تمام زیر تربیت اور زیر کفالت افراد کی نگرانی رکھیں اور دینی دینی و دنیوی امور میں ان کی اچھی تربیت کا انتظام کر کے انہیں دوزخ کی آگ سے بچائیں۔

حضرت ایوب اپنے والد اور پھر اپنے دادا کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھی تربیت سے بڑھ کر کوئی بہترین اعلیٰ تحفہ نہیں جو باپ اپنی اولاد کو دے سکتا ہے۔

(ترمذی ابواب البر والصلۃ باب فی ادب الولد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب انسان فوت ہو جاتا ہے تو اس کے عمل اس سے منقطع ہو جاتے ہیں سوائے تین چیزوں کے ۔ صدقہ جاریہ کے یا ایسے علم کے جس سے فائدہ اٹھایا جائے یا نیک اولاد کے جو اس کے لئے دعا کرے۔

(صحیح مسلم کتاب الوصیت باب مایلحق الانسان من الثواب بعد وفاتہ)

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

''ہدایت اور تربیت حقیقی خدا کا فعل ہے۔ سخت پیچھا کرنا اور ایک امر پر اصرار کو حد سے گزار دینا یعنی بات بات پر بچوں کو روکنا اور ٹوکنا یہ ظاہر کرتا ہے کہ گویا ہم ہی ہدایت کے مالک ہیں۔ اور ہم اس کو اپنی مرضی کے مطابق ایک راہ پر لے آئیں گے۔ یہ ایک قسم کا شرک خفی ہے۔ اس سے ہماری جماعت کو پرہیز کرنا چاہئے۔

آپ نے قطعی طور پر فرمایا اور لکھ کر بھی ارشاد کیا کہ ہمارے مدرسہ میں جو استاد مارنے کی عادت رکھتا اور اپنے اس ناسزا فعل سے باز نہ آتا ہو۔ اسے یکلخت موقوف کر دو۔ فرمایا ہم تو اپنے بچوں کے لئے دعا کرتے ہیں اور سرسری طور پر قواعد اور آداب تعلیم کی پابندی کراتے ہیں۔ بس اس سے زیادہ نہیں اور پھر اپنا پورا بھروسہ اللہ تعالیٰ پر رکھتے ہیں۔ جیسا کسی میں سعادت کا تخم ہوگا۔ وقت پر سرسبز ہو جائے گا''۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 309)

پھر فرمایا:

''اولاد کی خواہش صرف نیکی کے اصول پر ہونی چاہیے۔ ......لوگ اولاد کی خواہش تو کرتے ہیں۔ مگر نہ اس لئے کہ وہ خادم دین ہو بلکہ اس لئے کہ دنیا میں ان کا کوئی وارث ہو۔ اور جب اولاد ہوتی ہے تو اس کی تربیت کا فکر نہیں کیا جاتا۔ نہ اس کے عقائد کی اصلاح کی جاتی ہے۔ اور نہ اخلاقی حالت کو درست کیا جاتا ہے یہ یاد رکھو کہ اس کا ایمان درست نہیں ہو سکتا۔ جو اقرب تعلقات کو نہیں سمجھتا۔ جب وہ اس سے قاصر ہے تو اور نیکیوں کی امید اس سے کیا ہو سکتی ہے''۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 562)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں کہ:

''سب سے ضروری بات بیوی بچوں کو دین سکھانا اور تعلیم دینا ہے۔ اور یہ نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ اب اگر ہم اپنی اولاد کو تعلیم نہ دیں آج سے پچاس سال بعد ہماری ہی اولاد سے ایسے لوگ کھڑے ہو جائیں گے جیسے دوسرے لوگ ہیں ۔ ایسی صورت میں ہمیں ان قربانیوں اور کوششوں کی کیا ضرورت ہے۔ جو ہم دین کے لئے کر رہے ہیں ۔ اگر ہم اس وقت امریکہ یورپ اور افریقہ سے پکڑ پکڑ کر لوگوں کو (دین حق) کی طرف تو لائیں مگر اپنی اولاد کو دین نہ سکھائیں تو اس کا کیا فائدہ؟

پس احمدیوں کا فرض ہے کہ اپنے بچوں کی تربیت کریں۔ ...... وہ قوم کبھی قائم نہیں رہ سکتی جو اپنی اولاد کی تربیت نہیں کرتی''۔

(انوار العلوم جلد 5 صفحہ 455۔456)

پھر فرمایا:

''اگر ماں باپ اپنی اولاد کی اعلیٰ تربیت کریں اور کوشش کریں کی ان کی نیکی صرف ان کی ذات تک محدود نہ رہے بلکہ اُس کا اثر نسلاً بعد نسلٍ اُن کی اولاد میں بھی منتقل ہوتا چلا جائے تو وہ ایسی اعلیٰ درجہ کی نسلیں پیدا کر سکتے ہیں جو (دین حق) اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے باعث فخر ہوں۔ افسوس کہ بہت کم لوگ ایسے ہیں جو اپنی اولاد کی صحیح تربیت کی طرف توجہ کرتے ہیں۔ ان میں ذاتی طور پر تقویٰ بھی ہوتا ہے، روحانیت بھی ہوتی ہے، اعلیٰ اخلاق بھی ہوتے ہیں، رأفت اور شفقت کے جذبات بھی ہوتے ہیں، حلم بھی موجود ہوتا ہے، حصولِ علم کی بھی پیاس ہوتی ہے، نیکیوں میں بڑھنے کا مادہ بھی ہوتا ہے مگر اس بات کی طرف اُنہیں کبھی توجہ پیدا نہیں ہوتی کہ اپنی اولاد میں بھی وہ یہ اوصاف پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ بے شک ورثہ کے ذریعہ بھی ماں باپ کے بعض خصائص اولاد میں منتقل ہو جاتے ہیں مگر اعلیٰ نسل کا بہت بڑا تعلق اعلیٰ تربیت سے ہوتا ہے اور مومن کا فرض ہوتا ہے کہ وہ اس پہلو میں کبھی غفلت سے کام نہ لے۔ اگر ہر شخص خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا اپنی اولاد کی نیک تربیت میں مشغول ہو جائے اور کوشش کرے کہ اس کی اولاد اس سے بڑھ کر (دین حق) کی فدائی ثابت ہو تو (-) میں کبھی تنزل پیدا نہ ہو۔ بڑی وجہ قومی انحطاط کی یہی ہوتی ہے کہ اولاد کی تربیت کی طرف توجہ نہیں کی جاتی۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کثرت محض بیکار بن کر رہ جاتی ہے اور قوم کا رُعب بالکل مٹ جاتا ہے۔ پس اصل چیز جس کی طرف توجہ کرنے کی ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ ہماری آئندہ نسلیں نیکی اور تقویٰ کے میدان میں ہم سے بھی تیز تر ہوں کیونکہ یہی وہ چیز ہے جس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فخر کر سکتے ہیں محض کثرت ایسی چیز نہیں جو کسی کو مطمئن کرنے کے لئے کافی ہو''۔ (تفسیر کبیر جلد 9 صفحہ 538)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں:

''عورت کی ایک بڑی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ آئندہ نسل کی صحیح تربیت کرے اور آئندہ نسل میں ان نقوش کو اُبھارے جو نقوش (دینی) انوار سے بنے ہوئے ہوں جو نقوش قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کرنے کے نتیجہ میں اُبھرتے ہیں تو جب تک عورت اپنی اس ذمہ داری کو نہیں نباہے گی وہ عورت جو ایثار پیشہ مرد کی بیوی اور اس (دینی) جنت کی نرسری کی ماں ہے اس وقت تک اس جنت کو دوام حاصل نہیں ہو سکتا۔ ایک نسل خدا کی رحمتوں کے سایہ کے نیچے اپنی زندگی کے دن گزار کے اس دنیا سے رخصت ہو جائے گی اور اگر اگلی نسل کی تربیت صحیح نہ ہوئی تو پہلی نسل کے اس دنیا سے گزر جانے کے ساتھ ہی خدا کی رحمت کا سایہ بھی اس قوم سے اُٹھ جائے گا اور خدا کی رحمت کے سایہ کی بجائے شیطانی تمازت کے اندر اگلی نسلیں جھلسنے لگیں گی''۔

(خطبات ناصر جلد 1 صفحہ 594)

صحبت کا اثر

تربیت کے لئے ضروری ہے کہ اپنے بچوں کے دوستوں اور ساتھ اٹھنے بیٹھنے والوں پر نظر رکھیں اور جائزہ لیتے رہیں کہ وہ کیسے ہیں۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے۔ تحریر فرماتے ہیں کہ:

حضرت خلیفہ اول فرماتے تھے کہ ایک طالب علم جو کالج میں پڑھتا تھا وہ میرے پاس آ کر بیان کرنے لگا کہ کچھ عرصہ سے میرے دل میں دہریت کے خیالات پیدا ہونا شروع ہو گئے ہیں ۔ اور میں ان کا بہت مقابلہ کرتا ہوں مگر وہ میرا پیچھا نہیں چھوڑتے ۔ مولوی صاحب فرماتے تھے کہ میں نے اسے مناسب نصیحت کی اور کہا کہ تم اپنی حالت سے مجھے اطلاع دیتے رہا کرو ۔ مگر اس کی حالت روبہ اصلاح نہ ہوئی۔ بلکہ اس کے یہ شبہات ترقی کرتے گئے ۔ مگر جب وہ قادیان آیا تو میں نے اسے حضرت صاحب کی خدمت میں پیش کیا ۔ حضرت صاحب نے اس کے حالات سُن کر فرمایا کہ آپ کالج میں جس جگہ بیٹھا کرتے ہیں وہ جگہ بدل دیں۔ اس کے کچھ عرصہ بعد جب وہ پھر قادیان آیا تو کہنے لگا کہ اب میرے خیالات خود بخود ٹھیک ہونے لگ گئے ہیں اور اس نے یہ بیان کیا کہ مجھے اب معلوم ہوا ہے کہ جس جگہ میں پہلے بیٹھتا تھا اس کے ساتھ ایک ایسے طالب علم کی جگہ تھی جو دہریہ تھا۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ انسان کے قلب سے مخفی طور پر اس کے خیالات کی رو جاری ہوتی رہتی ہے۔ جو پاس بیٹھنے والوں پر اپنا اثر پیدا کرتی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ طالب علم کمزور طبیعت کا ہوگا اور باوجود خدا پر ایمان رکھنے کے اس کا قلب اپنے دہریہ پڑوسی کی مخفی رو سے متاثر ہو گیا لیکن چونکہ حضرت صاحب نے اپنی فراست سے سمجھ لیا تھا کہ یہ اثر کسی دہریہ کے پاس بیٹھنے کا ہے اس لئے آپ نے اسے نصیحت فرمائی کہ اپنی جگہ بدل دے۔ چنانچہ یہ تجویز کارگر ہوئی اور اس کی اصلاح ہوگئی۔

(سیرت المہدی جلد اول حصہ دوم صفحہ 362 روایت 403)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں کہ:

''بعض لوگ کہتے ہیں بچوں کو آزاد چھوڑ دینا چاہئے۔ خود بڑے ہو کر احمدی ہو جائیں گے۔ میں کہتا ہوں اگر بچہ کے کان میں کسی اور کی آواز نہیں پڑتی تب تو ہو سکتا ہے کہ جب وہ بڑا ہو کر احمدیت کے متعلق سنے تو احمدی ہو جائے ۔ لیکن جب اور آوازیں اس کے کان میں اب بھی پڑ رہی ہیں اور بچہ ساتھ کے ساتھ سیکھ رہا ہے۔ تو وہ وہی بنے گا۔ جو دیکھے گا اور سنے گا۔ اگر فرشتے اسے اپنی بات نہیں سنائیں گے تو شیطان اس کا ساتھی بن جائے گا۔ اگر نیک باتیں اس کے کان میں نہ پڑیں گی تو بد پڑیں گی اور وہ بد ہو جائے گا''۔

(انوار العلوم جلد 9 صفحہ 201)

پھر فرمایا: ''ہماری جماعت کے ایک مخلص دوست تھے جو اب فوت ہو چکے ہیں۔ ان کے لڑکے نے ایک دفعہ مجھے لکھا کہ میرے والد صاحب میرے نام الفضل جاری نہیں کرواتے ۔ میں نے انہیں لکھا کہ آپ کیوں اس کے نام الفضل جاری نہیں کراتے۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ میں چاہتا ہوں کہ مذہب کے معاملہ میں اُسے آزادی حاصل

رہے اور وہ آزادانہ طور پر اس پر غور کر سکے۔ میں نے اُنہیں لکھا کہ الفضل پڑھنے سے تو آپ سمجھتے ہیں اس پر اثر پڑے گا اور مذہبی آزادی نہیں رہے گی۔ لیکن کیا اس کا بھی آپ نے کوئی انتظام کر لیا ہے کہ اس کے پروفیسر اس پر اثر نہ ڈالیں۔ اس کی کتابیں اس پر اثر نہ ڈالیں۔ اس کے دوست اس پر اثر نہ ڈالیں اور جب یہ سارے کے سارے اثر ڈال رہے ہیں تو کیا آپ چاہتے ہیں کہ اسے زہر تو کھانے دیں اور تریاق سے بچایا جائے“۔

(تفسیر کبیر جلد 7 صفحہ 329)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں:

”آئندہ نسلوں کی صحیح تربیت کرنا ان نسلوں کی بھلائی میں بھی ہے۔ اور اپنی بھلائی بھی یہی تقاضا کرتی ہے کی انسان فتنے سے اپنے آپ کو بچائے اور خدا تعالیٰ کے غضب سے محفوظ رہنے کی کوشش کرے۔ اور جو پیارا سے حاصل ہو! وہ پیارا سے اور اس کے خاندان کو مرتے دم تک اس دنیا میں حاصل رہے۔ تا خدا تعالیٰ کی رضا کی جنتوں میں گزرنے والی ابدی زندگی کے وہ مستحق بنیں۔

(خطبات ناصر جلد 9 صفحہ 392)

ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

اگر ہم تقویٰ پر قائم رہتے ہوئے اپنی اور اپنے بچوں کی اصلاح کی طرف نظر رکھیں گے۔ اپنے فرائض اور ذمہ داریوں کو سمجھتے ہوئے اپنے آپ کو اور اپنے بچوں کو اس نظام کا حصہ بنائے رکھیں گے۔ جو اللہ تعالیٰ نے قائم فرمایا ہے تو ہم بھی اس رحمت اور فضل کے حاصل کرنے والے بن جائیں گے۔ جو خدا تعالیٰ نے جماعت کے لئے مقدر کئے ہوئے ہیں اور ہم بھی اور ہماری نسلیں بھی انشا اللہ تعالیٰ فتوحات دیکھیں گی۔ اگر ہم میں سے کوئی عمر کے اس حصے میں پہنچا ہوا ہے۔ جہاں بظاہر زندگی کا کچھ حصہ نظر آ رہا ہے۔ بڑی عمر ہے ویسے تو کسی کو نہیں پتہ کہ کب قضا آ جائے۔ لیکن بہر حال بڑی عمر کے لوگوں کو زیادہ فکر ہوتی ہے۔ جس طرح بچوں کی دنیاوی بہتری کے لئے بڑی عمر کے لوگوں کو فکر ہوتی ہے۔ بڑا تردد ہوتا ہے۔ اسی طرح اسے دینی حالت کی بہتری اور جماعت سے اپنی نسلوں کو جوڑے رکھنے کے لئے بھی فکر ہونی چاہئے۔ دنیاوی بہتری کے سامان کرنے کے لئے بچوں کے لئے جائیداد، مکان، بہتر تعلیم یا کام کی ان کو فکر ہوتی ہے۔ بڑے لوگ دعاؤں کے لئے لکھتے ہیں۔ تو اسی طرح ان کو بچوں کی روحانی اور اخلاقی حالت کی بہتری کے لئے بھی فکر ہونی چاہئے۔ یہی تقویٰ ہے اور یہی اس عہد کا حق ادا کرنے کی کوشش ہے۔ جو ہم اپنے اجلاسوں اور اجتماعوں میں دہراتے ہیں۔

پس یاد رکھنا چاہیے کہ جماعتی ترقی ہمارے اپنے بچوں کی تربیت سے وابستہ نہیں ہے۔ بلکہ ہماری اور ہماری نسلوں کی بقا ہر حالت میں جماعت سے جڑے رہنے سے وابستہ ہے۔ جماعت اور (-) کا غلبہ تو اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہے۔ اس خدا کی تقدیر ہے جو تمام طاقتوں کا مالک خدا ہے اور وہ نا قابل شکست اور غالب ہے۔ اگر کوئی ہم میں سے راستے کی مشکلات دیکھ کر کمزوری دکھاتا ہے، اگر ہماری اولادیں ہمارے ایمان میں کمزوری کا باعث بن جاتی ہیں۔ اگر ہماری تربیت کا حق ادا کرنے میں کمی ہماری اولادوں کو دین سے دور لے جاتی ہے۔ اگر کوئی ابتلاء ہمیں یا ہماری اولادوں کو ڈانواں ڈول کرنے کا باعث بن جاتا ہے۔ تو اس سے دین کے غلبے کے فیصلے پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ہاں جو کمزوری دکھاتے ہیں وہ محروم رہ جاتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ دوسروں کو سامنے لے آتا ہے۔ اور لوگوں کو سامنے لے آتا ہے۔ نئی قومیں کھڑی کر دیتا ہے۔ پس اس اہم بات کو، اور یہ بہت ہی اہم بات ہے۔ ہمیں ہمیشہ ہر وقت اپنے سامنے رکھنا چاہئے اور اس کو سامنے رکھتے ہوئے اپنی نسلوں کی تربیت کی فکر کی ضرورت ہے۔ سب سے اہم بات اس سلسلے میں ہمارے اپنے پاک نمونے ہیں“۔

(خطبات مسرور جلد 8 صفحہ 507)

تربیت کا صحیح وقت

ہمارے پیارے آقا و مولیٰ سیدنا حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

جب تمہارے بچے سات سال کے ہو جائیں تو انہیں نماز پڑھنے کی تاکید کرو اور جب وہ دس سال کے ہو جائیں تو نماز نہ پڑھنے پر سختی کرو اور اس عمر میں ان کے بستر بھی الگ کر دو۔ یعنی ان کو الگ الگ بستر پر سلایا کرو۔

(ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب متٰی یؤمر الغلام بالصلوٰۃ)

حضرت عبید اللہ بن ابی رافع اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت حسن بن حضرت علی رضی اللہ عنھما کی ولادت کے وقت ان کے کان میں اذان دیتے ہوئے دیکھا ہے۔ جس طرح نماز میں اذان دی جاتی ہے۔

(جامع ترمذی ابواب الاضاحی باب الاذان فی اذن المولود)

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

”یہ بات بھی غور کرنے کے قابل ہے کہ دینی علوم کی تحصیل کے لئے طفولیت کا زمانہ بہت ہی مناسب اور موزوں ہے۔ ......طفولیت کا حافظہ تیز ہوتا ہے۔ انسانی عمر کے کسی دوسرے حصّہ میں ایسا حافظہ کبھی بھی نہیں ہوتا۔ مجھے خوب یاد ہے کہ طفولیت کی بعض باتیں تو اب تک یاد ہیں، لیکن پندرہ برس پہلے کی اکثر باتیں یاد نہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ پہلی عمر میں علم کے نقوش ایسے طور پر اپنی جگہ کر لیتے ہیں اور قویٰ کے نشوونما کی عمر ہونے کے باعث ایسے دلنشیں ہو جاتے ہیں کہ پھر ضائع نہیں ہو سکتے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 44)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں کہ:۔

”بچہ کی تربیت کا زمانہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ قرار دیا ہے۔ جبکہ بچہ ابھی پیدا ہی ہوا ہوتا ہے۔ میرا خیال ہے اگر ہو سکتا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے کہ جب بچہ رحم میں ہو۔ اسی وقت سے اس کی تربیت کا وقت شروع ہو جانا چاہیے۔ مگر یہ چونکہ ہو نہیں سکتا تھا۔ اس لئے پیدائش کے وقت سے تربیت قرار دی۔ اور وہ اس طرح کہ فرما دیا کہ جب بچہ پیدا ہو اسی وقت اس کے کان میں (نداء) کہی جائے۔ (نداء) کے الفاظ ٹونے یا جادو کے طور پر بچہ کے کان میں نہیں ڈالے جاتے۔ بلکہ اس وقت بچہ کے کان میں (نداء) دینے کا حکم دینے سے ماں باپ کو یہ امر سمجھنا مطلوب ہے کہ بچہ کی تربیت کا وقت ابھی شروع ہو گیا ہے۔ ......غرض بچپن کی تربیت ہی ہوتی ہے جو انسان کو وہ کچھ بناتی ہے جو آئندہ زندگی میں وہ بنتا ہے۔ چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَامِنْ مَّوْلُوْدٍ......

(بخاری کتاب القدر باب اللہ اعلم بما کانوا عاملین)

کہ بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے۔ آگے ماں باپ اسے یہودی یا نصرانی یا مجوسی بناتے ہیں۔ اسی طرح یہ بھی سچ ہے کہ ماں باپ ہی اسے مسلمان یا ہندو بناتے ہیں۔ اس حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ جب بچہ بالغ ہو جاتا ہے۔ تو ماں باپ اسے گرجا میں لے جا کر عیسائی بناتے ہیں۔ بلکہ یہ ہے کہ بچہ ماں باپ کے اعمال کی نقل کر کے اور ان کی باتیں سن کر وہی بنتا ہے۔ جو اس کے ماں باپ ہوتے ہیں۔ بات یہ ہے کہ بچہ میں نقل کی عادت ہوتی ہے۔ اگر ماں باپ اسے اچھی باتیں نہ سکھائیں گے تو وہ دوسروں کے افعال کی نقل کرے گا“۔

(انوار العلوم جلد 9 صفحہ 200)

پھر فرمایا: ”(دین حق) نے یہ تعلیم دی ہے کہ جب بچہ پیدا ہو اسی وقت اس کے کانوں میں (نداء) اور اقامت کہی جائے۔ اب بظاہر یہ عجیب بات معلوم ہوتی ہے کہ ایک بچہ جو بولتا نہیں جو دوسرے کی زبان کو سمجھ نہیں سکتا اُس کے کان میں (نداء) کہی جا رہی ہے۔ لیکن علم النفس کے ماتحت موجودہ زمانہ میں یہ حقیقت روشن ہو گئی ہے کہ بچہ کے کان میں جو آوازیں پڑتی ہیں وہ اُس پر نہایت گہرا اثر کرتی ہیں۔ فرانس میں ایک عورت تھی وہ بعض اوقات ایسی اعلیٰ درجہ کی جرمن زبان بولتی تھی کہ سُننے والے حیران رہ جاتے تھے۔ حالانکہ وہ جرمن بالکل نہیں جانتی تھی۔ بعضوں نے کہنا شروع کیا کہ اس پر جن سوار ہیں جو جرمن زبان میں بولنا شروع کر دیتے ہیں۔ جب اس کا چرچا ہوا تو علم النفس کا ایک ماہر وہاں گیا اور اس نے دیکھا کہ وہ عورت واقعہ میں بعض دفعہ جرمن زبان میں تقریر کرنے لگتی ہے۔ اس نے عورت سے مختلف سوالات کئے اور پوچھا کہ آیا اس کی والدہ کہیں کسی جرمن کے پاس نوکر تو نہیں تھی؟ آخر اسے معلوم ہوا کہ اس کی والدہ ایک پادری کے ہاں ملازم تھی جو جرمن تھا۔ اس وقت اس لڑکی کی عمر ڈیڑھ سال کی تھی۔ وہ اس پادری کو ملنے کے لئے گیا تو معلوم ہوا کہ وہ ریٹائر ہو کر وطن چلا گیا ہے۔ وہ اس کے وطن گیا تو معلوم ہوا کہ وہ مر گیا ہے۔ آخر وہ اس کے بیٹے کے پاس پہنچا اور اس نے دریافت کیا کہ کیا اس کے پاس اپنے باپ کی کوئی تقریریں موجود ہیں؟ بیٹے نے گھر سے کچھ سرمن نکال کر دیئے جو جرمن زبان میں تھے۔ اس نے ان سرمنوں کا مطالعہ شروع کیا تو اسے معلوم ہوا کہ جو تقریر وہ عورت کرتی ہے وہ لفظ بلفظ ان سرمنوں کی نقل ہے۔ پھر اسے معلوم ہوا کہ جب وہ جرمن پادری یہ تقریریں کیا کرتا تھا تو یہ لڑکی اپنی ماں کی گود میں ہوا کرتی تھی اور اگرچہ اس کی عمر اس وقت ڈیڑھ سال کی تھی مگر پھر بھی وہ تقریریں اس کے دل و دماغ پر نقش ہوتی چلی گئیں۔ غرض اس زمانہ میں علم النفس نے بتایا ہے کہ انسان کے دماغ میں ایسے پردے ہیں جن پر ہر آواز منعکس ہو جاتی ہے خواہ عمر کے لحاظ سے وہ ایک دن کا ہی کیوں نہ ہو۔ مگر (دین حق) نے آج سے تیرہ سو سال پہلے جبکہ دنیا موجودہ علوم سے بالکل نا آشنا تھی اس کی طرف توجہ دلائی اور پہلے دن بچہ کے کان میں (نداء) دینے کا حکم دے کر بتایا کہ بچہ کی تربیت اس کی پیدائش کے وقت سے ہی شروع ہو جاتی ہے۔ تمہارا فرض ہے کہ تم اس کے کان میں ہمیشہ نیک باتیں ڈالو۔ اگر پہلے دن اس کے کان میں (نداء) کی آواز پڑتی ہے تو دوسرے دن اس کے کان میں جو آواز پڑے وہ پہلے دن کی آواز سے اچھی ہو اور تیسرے دن جو آواز پڑے وہ دوسرے دن کی آواز سے اچھی ہو۔ گویا (-) نقطہ نگاہ سے فکر کی پاکیزگی ایسی ہی چیز ہے کہ پہلے دن سے ہی بچے کے کان میں نیک باتیں ڈالنا خواہ ان کو سمجھنے کی اہلیت اس میں بعد میں پیدا ہو ہر مومن کا فرض ہے تا کہ بڑے ہو کر بھی اُسے فکر صحیح کی عادت پڑے“۔ (تفسیر کبیر جلد 10 صفحہ 324-325)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں:

”دراصل پیدائش سے پہلے بھی جب بچہ ابھی اپنی ماں کے پیٹ میں ہی ہوتا ہے بعض لحاظ سے اور بعض طریقوں سے اس کی تربیت کی جاتی ہے بچے کی پیدائش پر نیک کلمات اس کے دائیں کان میں بھی اور اس کے بائیں کان میں بھی کہے جاتے ہیں اور اس طرح ہمیں اس راستہ پر لگایا جاتا ہے کہ بچوں کے سامنے ہمیشہ نیکی کی اور ہمیشہ عدل کی اور ہمیشہ احسان کی اور ہمیشہ جذبہ اِیْتَاءِ ذِی الْقُرْبٰی کے پیدا کرنے والی باتیں کیا کرو اور انہیں تلقین کیا کرو کہ علمی لحاظ سے بھی اور ذہنی لحاظ سے بھی وہ ایک سچے (-) کی سی زندگی گزارنے لگیں“۔

(خطبات ناصر جلد 1 صفحہ 456)

☆..............☆..............☆

مکرم لئیق احمد مشتاق صاحب مربی سلسلہ

براعظم جنوبی امریکہ کے ممالک کا تعارف

دریافت:

براعظم جنوبی امریکہ کی دریافت کا سہرا معروف طور پر سپین کے مشہور مہم جو جہاز راں کولمبس (Columbus) کے سر ہے، یہ کارنامہ اس نے پندرہویں صدی عیسوی میں انجام دیا اور 1490ء سے کولمبین دور کا آغاز ہوا۔

ممالک:

اس براعظم میں درج ذیل چھوٹے بڑے ممالک موجود ہیں۔ برازیل، چلی، ارجنٹائن، بولیویا، پاراگوئے، یوراگوئے، فرنچ گیانا، کولمبیا، وینزویلا، ڈومینیکن ری پبلک، پیرو، ایکواڈور، گیانا اور سرینام۔

زمین کے اس خطے میں جزائر غرب الہند (West Indies) اور کربین (Caribbean) کے ممالک بھی ہیں، جن کا کچھ رقبہ وسطی امریکہ میں شامل ہو جاتا ہے۔ اس لسٹ میں چھوٹے چھوٹے بہت سے ممالک موجود ہیں۔ مثلاً کیوبا، ٹرینیڈاڈ اینڈ ٹوبیگو، ہیٹی، جمیکا، باربڈوس، سینٹ لوشیا، سینٹ ونسٹن اور گرنیڈا۔

محل وقوع، زبان:

یہ ممالک شمالی امریکہ کے جنوب میں واقع ہیں۔ لمبے عرصہ تک زمین کے اس وسیع خطے پر سپین کا تسلط رہا۔ اس لئے ان ممالک کی اکثریت سپینش زبان بولتی ہے۔ یہاں کے قدیم باشندوں اور سپینش لوگوں کے اختلاط سے ایک نئی نسل وجود میں آئی جو ''مستیز و'' (Mestizo) کہلاتی ہے، اس وقت پاراگوئے (Paraguay) میں 95% آبادی اسی نسل پر مشتمل ہے، جبکہ ایلسلواڈور (El Salvador) اور Honduras میں مستیز و نسل کی آبادی 90% ہے۔ اس کے علاوہ پانامہ، چلی اور بیلیز ممالک میں بھی اس نسل کے لوگ آباد ہیں۔

لیکن گیانا، سرینام اور فرنچ گیانا کے علاقے ایسے ہیں جہاں یورپین اقوام کے قبضہ کی وجہ سے انگریزی، ڈچ اور فرنچ زبانیں بولی جاتی ہے۔

فرنچ گیانا، جنوبی امریکہ کا واحد ملک ہے جسے غیر ملکی تسلط سے آزادی نہیں ملی، اور یہاں آج بھی فرانس کی حکومت ہے اور انہی کا نظام رائج ہے۔ محل وقوع کے لحاظ سے خط استواء پر واقع ہونے کی وجہ سے یہاں یورپ کا خلائی مرکز قائم کیا گیا ہے۔ یورپی سائنسدانوں کے ہاتھوں تیار شدہ راکٹ اور سیٹلائٹ یہاں سے خلاء میں چھوڑے جاتے ہیں۔

ہیٹی فرنچ تسلط سے آزادی حاصل کرنے والا اس براعظم کا پہلا ملک ہے، جس نے طویل جدوجہد کے بعد 1804ء میں فرانس سے آزادی حاصل کی۔ لیکن بدقسمتی سے آج بھی ہیٹی دنیا کے غریب ترین ممالک میں سے ایک ہے اور قدرتی آفات اور زلازل کی وجہ سے دنیا بھر میں معروف ہے۔

برازیل پر طویل عرصہ تک پُرتگالیوں کا قبضہ رہا اور یہ اس براعظم کا واحد ملک ہے جس کے حصے بخرے نہیں کئے گئے۔ سپینش قوم نے اپنے زیر قبضہ علاقے کو ٹکڑوں میں بانٹ بانٹ کر آزادی دی۔

رقبہ وآبادی:

رقبہ کے لحاظ سے برازیل جنوبی امریکہ کا پہلا اور دنیا کا پانچواں بڑا ملک ہے۔ آبادی کے لحاظ سے بھی برازیل اس براعظم میں پہلے نمبر پر ہے۔ برازیل صنعت اور معیشت کے لحاظ سے اس وقت دنیا کا ابھرتا ہوا ملک ہے۔ چینی کی پیداوار کے لحاظ سے اس ملک کا شمار دنیا کے چند بڑے ملکوں میں ہوتا ہے، اسی طرح ''کوکو'' کی پیداوار بھی بڑی مقدار میں ہوتی ہے۔ سیاحت کے اعتبار سے بھی اس ملک کا شمار دنیا کے صف اوّل کے ملکوں میں ہوتا ہے جہاں ہر سال کروڑوں لوگ ریودی جنیرو (Rio de Janeiro) شہر میں قدرت کی صناعیاں دیکھنے آتے ہیں، جہاں دنیا کے بہترین سمندری ساحل موجود ہیں۔ اِسی طرح (Sao Paulo) ''ساؤپالو'' شہر بھی بہترین سمندری ساحلوں سے مزین ہونے کے ساتھ ساتھ فیشن کی صنعت میں بھی ایک جانا پہچانا نام ہے، آبادی کے لحاظ سے ساؤپالو برازیل کا سب سے بڑا شہر ہے، برازیلیا جو ملک کا دارالحکومت بھی ہے طرز تعمیر اور خوبصورتی کے لحاظ سے دنیا میں ایک بلند مقام رکھتا ہے۔

برازیل سائنسی اعتبار سے دنیا کا وہ پہلا ملک ہے جہاں گنے سے چینی پیدا کرنے کے بعد اس کے پھوگ سے الکوحل تیار کی جاتی ہے جو (Ethanol fuel) کہلاتی ہے اور اسے بڑی کامیابی کے ساتھ ایندھن کے طور پر استعمال کر کے گاڑیاں چلائی جاتی ہیں۔ 2014ء میں فٹ بال کے عالمی کپ کے انعقاد اور 2016ء میں دنیا کے سب سے بڑے کھیل ''اولمپک'' کی میزبانی ریودی جنیرو کو ملنے سے برازیل کو ایک نئی شہرت اور عالمی برادری میں اپنے مقام کو مضبوط کرنے کا ایک بہترین موقعہ ملا ہے۔ اگرچہ فٹ بال کے اس عالمی مقابلے میں برازیل کو تاریخی شکست سے دوچار ہونا پڑا ہے۔

رقبے اور معیشت کے لحاظ سے اس براعظم کا دوسرا بڑا ملک ارجنٹائن ہے، جو ''سویا اور سورج مکھی'' کی پیداوار کے حوالے سے دنیا کے صف اول کے ملکوں میں شامل ہے، ارجنٹائن کا دارالحکومت بونس آئرس (Buenos Aires) آبادی کے لحاظ سے جنوبی امریکہ کا سب سے بڑا شہر ہے۔

وینزویلا تیل پیدا کرنے والے دنیا کے بڑے ملکوں میں سے ہے اور معیشت کے لحاظ سے اس براعظم کا تیسرا بڑا ملک ہے۔

ایکواڈور (Ecuador) کیلے کی پیداوار اور برآمد کے لحاظ سے جنوبی امریکہ کا سب سے بڑا ملک ہے۔

مذہبی اعتبار سے برازیل میں ''رومن کیتھولک'' فرقہ کے پیروکار دنیا میں سب سے زیادہ ہیں، جو ہر سال ایسٹر سے چالیس دن قبل لاکھوں کی تعداد میں خاص طور پر ''ریودی جنیرو'' کی سڑکوں پر کارنیول (Carnaval) نامی تہوار مناتے ہیں، ملک کے دوسرے بڑے شہروں میں بھی بڑی دھوم دھام سے یہ تہوار منایا جاتا ہے، جسے دیکھنے کیلئے بڑی تعداد میں سیاح اس ملک کا رخ کرتے ہیں۔ مذہب کے بعد برازیل میں ''فٹ بال'' کا درجہ ہے۔ برازیل کی فٹ بال کی ٹیم کا شمار دنیا کی صف اول کی ٹیموں میں ہوتا ہے اور اس ملک کو پانچ مرتبہ فٹ بال کا ورلڈ کپ جیتنے کا فخر حاصل ہے، جبکہ ارجنٹائن اور یوراگوئے دو دو دفعہ یہ اعزاز حاصل کر چکے ہیں۔ دنیائے فٹ بال میں ماضی کے عظیم کھلاڑیوں میں برازیل کا ''پیلے'' (Pele) اور ارجنٹائن کا ''ڈیگومیرا ڈونا'' (Diego Maradona) خاص مقام رکھتے ہیں، جبکہ موجودہ دور میں برازیل کے ''کاکائے'' (Kaká) ''رونالڈو'' (Ronaldo) اور ''رونالڈینو'' (Ronaldinho) جبکہ ارجنٹائن کے میسی (Messi) کے نام زبان زدعام ہیں۔

اِسی طرح ویسٹ انڈیز کی ٹیم دنیائے کرکٹ کی بڑی ٹیموں میں سے ایک ہے، یہ دس آزاد ملکوں کے کھلاڑیوں پر مشتمل ایک ٹیم ہے جو اپنی مثال آپ ہے۔ 1975ء اور 1979ء میں کرکٹ کا عالمی کپ جیت کر اس ٹیم نے دنیا میں نام پیدا کیا۔ جارج ہیڈلی (George Headley)، سر گیری سوبرز (Sir Garfield Sobers)، مائیکل ہولڈنگ (Michael Holding)، لانس گبز (Lance Gibbs)، سر ویون رچرڈ (Sir Vivian Richards)، کلائیو لائیڈ (Clive Lloyed)، میلکم مارشل (Malcom Marshall)، برائن لارا (Brian Lara) اس کھیل کے بڑے ناموں میں سے ہیں، جنہوں نے کرکٹ کی دنیا میں اپنی اہلیت اور غیر معمولی کارکردگی سے بڑا نام کمایا۔ برج ٹاؤن، بار بڈوس میں کنگسٹن اول (Kensington Oval) نامی کرکٹ گراؤنڈ کی پچ کو دنیا کی تیز ترین پچ سمجھا جاتا ہے اور اسی میدان سے ویسٹ انڈیز کی ٹیم نے اپنے ٹیسٹ کرکٹ کی شروعات کی تھی۔

2007ء میں کرکٹ کے عالمی کپ کی میزبانی بھی ویسٹ انڈیز کے حصہ میں آئی۔ جس کی تیاری کے سلسلہ میں رکن ممالک کے تقریباً تمام انٹرنیشنل سٹڈیمز کو ازسرنو تعمیر کیا گیا تھا۔

کریبئن کمیونٹی:

4 ستمبر 1973ء کو ٹرینڈاڈ میں کربین کمیونٹی

باقی صفحہ 6 پر

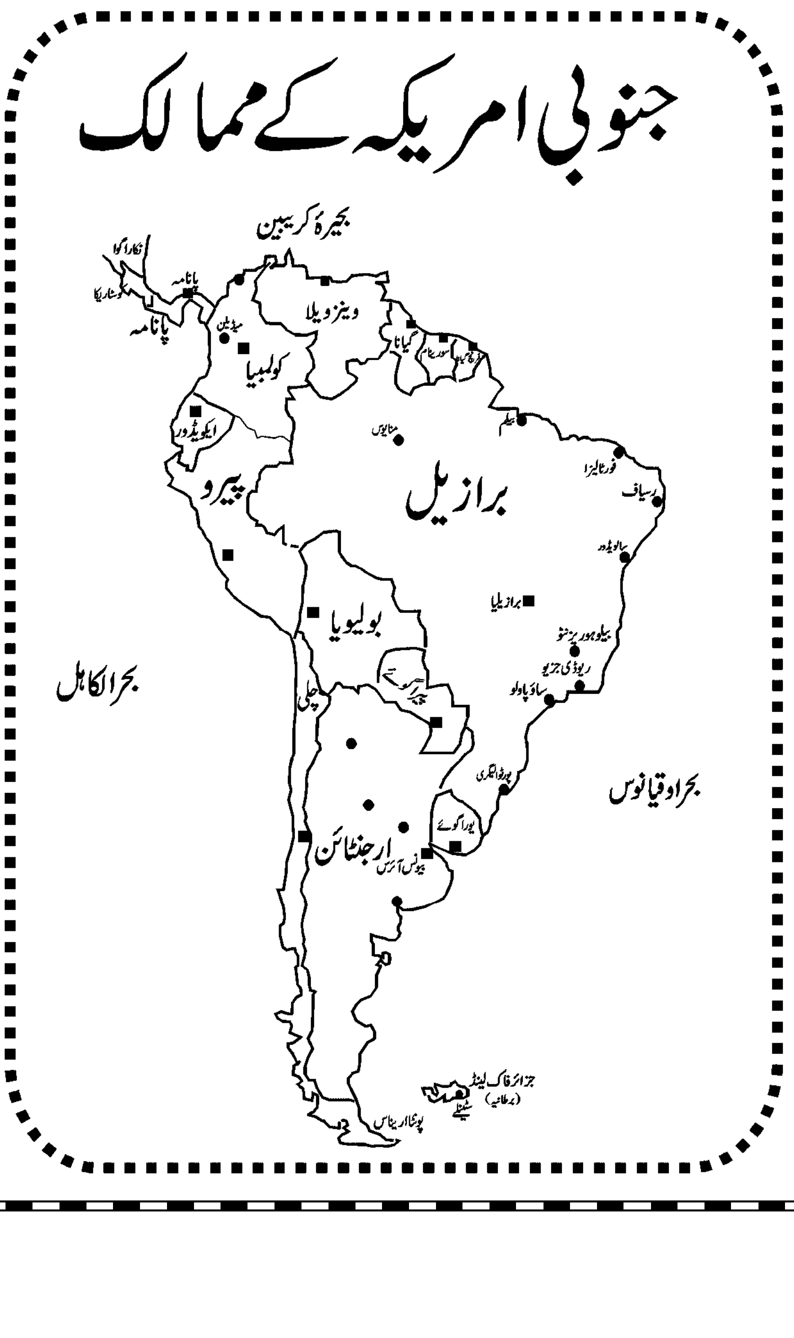

ڈاکٹر محمد داؤد مجوکہ صاحب جرمنی

ایک بدوی غلام سے رسول اللہ ﷺ کا اظہار محبت

محمد ہی نام اور محمد ہی کام ☆ علیک الصلوٰۃ علیک السلام

صبح سویرے وہ اپنے گاؤں سے کچھ سامان لے کر شہر کی جانب روانہ ہوا تھا۔ یہی اس کا معمول تھا۔ گاؤں کی تیار کردہ چیزیں شہر میں مناسب قیمت پر فروخت کر کے وہ کچھ پیسے کما لیتا تھا۔ اس کے گزر اوقات کو یہ کام کافی ہو جاتا۔ زیادہ کی اسے نہ ضرورت تھی نہ حرص۔ اس روز بھی معمول کی طرح سخت گرمی تھی۔ ایسے میں وہ اپنے کام میں مگن، گاہکوں کو اپنی طرف متوجہ کرنے میں مصروف تھا۔ گرمی سے پسینہ اس کے سارے بدن پر جاری تھا۔ بازار میں اڑنے والی دھول جس پر چپک کر اس کی جلد پر ایک اور جلد بناتی جاتی تھی۔ کچھ لوگ اس کی یہ ہیئت کذائی دیکھ کر آگے گزر جاتے تو کبھی کوئی رُک کر کچھ پوچھ لیتا۔ کبھی وہ لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرنے کو آوازہ کستا تو کبھی کسی دوسرے کی آواز سنتا۔ ایسے میں وقت گزرنے کا احساس ہی نہ ہوتا۔ آج بھی اُس کی معمول کی سرگرمیاں جاری تھیں کہ اچانک اُسے کچھ عجیب سا احساس ہوا۔ پھر یوں ہوا کہ اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا۔ لمحہ بھر کو تو اسے سمجھ ہی نہ آئی کہ اس کے ساتھ کیا ہو رہا تھا۔

وہ ایک متوسط گھرانے سے تعلق رکھنے والا عام سا دیہاتی شخص تھا۔ شہری رکھ رکھاؤ سے آزاد، بے ساختہ و بے تکلف، اپنی دنیا میں مگن لیکن اخلاص وانکسار کے جوہر بیش بہا کا مالک۔ وہ دنیاوی مال و متاع سے تہی تو تھا ہی، ظاہری جسمانی ساخت کے لحاظ سے بھی کچھ زیادہ خوش قسمت واقع نہ ہوا تھا۔ سیاہ رنگت، قدرے کوتاہ قد اور شکل وصورت بھی واجبی سی بلکہ بدصورتی کی جانب مائل۔ لوگوں کے لئے اس کی دنیاوی حیثیت اور ظاہری صورت حال اس سے کترانے کو کافی تھی۔ اگر کسی کو اس سے کچھ لینا دینا ہوتا تو کام نمٹاتا اور جلد ہی اپنی راہ ناپتا۔ حقارت بھری نگاہیں، جو کسی حساس دل کو پھاڑ کر ہی تو نکل جائیں، اس کے لئے انوکھی نہ تھیں۔ نہ ہی وہ ترحم پر مبنی ان نظروں سے ناآشنا تھا جو مرہم سے زیادہ زخم لگانے کا کام کرتی ہیں۔ لیکن اس نے اس سب کے ساتھ سمجھوتا کرنا سیکھ لیا تھا۔ اپنی کم مائیگی و بے بضاعتی کا اسے اقرار تھا، اور پورا احساس۔ اپنی قسمت پر وہ راضی تھا اور اسی لئے اطمینان کی لازوال دولت سے مالا مال۔

انسان اگر سچائی کی نظر سے اپنے آپ کو دیکھنے کی کوشش کرے تو لامحالہ پہچان لے کہ درحقیقت وہ لاشئی محض ہے۔ کچھ بھی تو اس کے پلے نہیں جو اس کا کارنامہ ہو اور وہ اس پر اترا سکے۔ کوئی صلاحیت نہیں جو اس نے خود حاصل کی ہو۔ کوئی کام نہیں جو وہ اپنے زور بازو سے کر سکے۔ ہر یک صلاحیت اور ہر ایک کام کی توفیق خدا کے فضل پر منحصر ہے۔ نہ صرف یہ کہ وہ اپنے زور بازو سے کچھ حاصل نہیں کر سکتا بلکہ کسی چیز سے استفادہ کرنے پر بھی قادر نہیں۔ قادر مطلق جب چاہے سب بنا بنایا کام بگاڑ دے اور کوئی اس کا بھید نہ پاوے۔ جب جس صلاحیت وطاقت کو چاہے سلب فرما لے۔ کسی زمین نشین کو فلک بوس کر دے تو کسی کو آسمان کی رفعتوں سے قعر مذلت میں گرا دے۔ ایسے دنیاوی اور روحانی انقلابات اور تصرفات کی مثالیں آئے دن منظر عام پر آتی رہتی ہیں۔ اگر انسان اپنی حالت پر غور کرے تو جان لے کہ کسی نہ کسی لحاظ سے وہ دنیا بھر میں کم ترین ہے۔ خود آگہی کی یہی وہ منزلیں ہیں جن پر تکبر اور انانیت کے بت ٹوٹ کر رفتہ رفتہ حقیقی عجز و انکسار دل کی زمین میں جڑ پکڑتے جاتے ہیں۔ وگرنہ محض اپنے آپ کو خاکسار و کمترین کہنے سے کوئی منکسر مزاج نہیں بنتا۔ اکثر لوگوں کے لئے تو حسب ونسب، مال و دولت، علم وعرفان، اثر ورسوخ، پیر و پیروکار، ملکہ تحریر و تقریر، مناصب عالیہ اور صد افسوس یہ کہ گاہے تقویٰ و اخلاص اور خدمت گزاری بھی تکبر پر منتج ہو جاتے ہیں۔ نتیجہ جس کا معلوم اور انجام عبرت ناک ہے"۔

آنحضور ﷺ نے اخلاق خدا تعالیٰ سے سیکھے تھے اور خوب سیکھے تھے۔ جس طرح خدا کی نگاہ انسان کے دل، اس کے اخلاص، اس کے صدق، اس کے عقد ہمت پر ہوتی ہے اسی طرح آپ ﷺ کی نگاہ بھی دلوں پر ہوتی تھی۔ ظاہری شکل وصورت اور دنیادی حیثیت اس کی راہ میں حائل نہ ہوتی تھیں۔ اس روز جو آپ ﷺ نے سلع میں حضرت زاھرؓ بن حرام الاشجعی کو سر بازار اپنے کام میں مگن اور لوگوں کا آپ ﷺ کے ساتھ برتاؤ دیکھا تو خاموشی سے عقب سے جا کر آپؓ کی آنکھوں پر ہاتھ رکھ دیئے کہ بوجھیں کون ہے؟ زاھرؓ ایک لمحہ کو تو سٹپٹائے کہ مجھ جیسے بے حیثیت شخص سے کون ایسا کر سکتا ہے؟ پھر پہچان لیا کہ یہ محمد ﷺ ہی ہیں اور خوب جانتے تھے کہ مجھ ایسے شخص کے ساتھ ایسا پیار کا سلوک صرف آپ ہی کر سکتے ہیں۔ چنانچہ موقع غنیمت جانتے ہوئے لگے آپ کے سینے کے ساتھ اپنا چہرہ رگڑنے۔ آپ نے جو دیکھا کہ زاھرؓ پہچان کر اٹھکیلیاں کر رہے ہیں تو مزید اظہار محبت کے طور پر فرمایا کہ ہے کوئی مجھ سے ایک غلام خریدنے والا؟ زاھرؓ نے جب یہ فرمان شاہی سنا تو اپنی بے بضاعتی اور ظاہری صورت پر نظر کرتے ہوئے کمال انکسار سے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول آپ مجھے تو گھاٹے کا سودا ہی پائیں گے۔ آپ ﷺ کہ غرباء ومساکین کی عزت نفس بحال کرنے آئے تھے اور ایک باریک بین ماہر جوہری کی طرح زاھرؓ کی ظاہر کے پیچھے چھپی حقیقی قیمت جانتے تھے، فوراً فرمایا کہ نہیں اللہ کے نزدیک تو تم بہت منافع بخش ہو۔

حضرت زاھرؓ آپؐ کے ساتھ بے پایاں اخلاص ومحبت کا تعلق رکھتے تھے۔ بے ساختہ و بے تکلف دیہاتی ہونے کی بنا پر جب اپنے گاؤں سے مدینہ آتے تو آپ ﷺ کے لئے کوئی نہ کوئی چیز بطور تحفہ لے آتے جو کہ ظاہر ہے کہ دیہاتی اشیاء ہی ہوتی تھی۔ آپؐ ان بے تکلفانہ تحائف کو قبول فرماتے اور ان کی جگہ زاھرؓ کو شہری اشیاء پر مشتمل تحائف عطا فرماتے۔ اسی لئے آپؐ نے عرب رواج کے حوالہ سے فرمایا کہ ہر شہری کا ایک دیہاتی ہوتا ہے اور آل محمد کا دیہاتی زاھر بن حرام ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضور ﷺ کے اہل خانہ کے ساتھ بھی آپ اسی طرح اخلاص کا تعلق رکھتے تھے۔

حضرت زاھرؓ کے حالات زندگی محفوظ نہیں۔ آنحضور ﷺ کے یہی دونوں اقوال ہی آپؓ کے متعلق منقول ہیں اور ہر دوسری شئے پر بھاری ہیں۔ زاھرؓ کی اولاد یا اہل خانہ کے متعلق بھی کوئی معلومات نہیں ملتیں۔ آپؓ کے متعلق بتایا گیا ہے کہ بدری صحابہؓ میں شامل تھے۔ کہا جاتا ہے کہ آپؓ کوفہ تشریف لے گئے تھے۔

مآخذ

ابن عبدالبر، الاستعاب فی اسماء الاصحاب، جلد 1 صفحہ 304، مطبوعہ دارالفکر، بیروت، لبنان، 2006ء

ابن حجر عسقلانی، الاصابہ فی تمییز الصحابہ، جلد 4 صفحہ 6، مطبوعہ قاہرۃ، مصر، 2008ء

بخاری، تاریخ الکبیر، جلد 3 صفحہ 442

ابن قانع، معجم الصحابہ، جلد 1، صفحہ 237

بقیہ از صفحہ 5 براعظم جنوبی امریکہ

(Caribbean Community) کا قیام عمل میں آیا اور ایک معاہدے کے تحت علاقے کے پندرہ ممالک نے اپنی عوام کے لئے ویزہ کی پابندی ختم کر دی۔ اس تنظیم کے رکن ممالک درج ذیل ہیں۔ گیانا، سرینام، جمیکا، بیلیز، ٹرینڈاڈ، ہیٹی، سینٹ لوشیا، سینٹ ونسٹن، گرنیڈا، بھامس، باربڈوس، برمودا سینٹ کٹس، ڈومینکا، اینٹی گوا۔ 2005ء سے ان ممالک کے پاسپورٹ پر کریبئن کمیونٹی کی علامت کے طور پر (CC) لکھا جاتا ہے اور موجودہ قوانین کے مطابق رکن ممالک کے لوگ بغیر اجازت کے چھ ماہ تک کسی بھی ملک میں قیام کر سکتے ہیں اور کام بھی کر سکتے ہیں۔ ہر سال ایک رکن ملک میں تجارتی، تہذیبی اور ثقافتی نمائش (Carifesta) ''کیری فیسٹا'' کے نام سے منعقد کی جاتی ہے۔ جسے بڑی تعداد میں لوگ دیکھنے آتے ہیں۔

ایمزون کے جنگلات:

اس کرہ ارض کی سب سے نمایاں خوبی یہ ہے کہ یہ (Lungs of the Planet) دنیا کے پھیپھڑے کہلاتا ہے۔ دنیا کے سب سے بڑے قدرتی برساتی جنگل اس علاقے میں ہیں، جو دنیا کی 20 فیصد آکسیجن پیدا کرتے ہیں۔ ایمزون کے جنگلات کا نصف برازیل میں جبکہ باقی حصہ پیرو، وینزویلا، ایکواڈور، کولمبیا، گیانا، بولویا، سرینام اور فرنچ گیانا میں پھیلا ہوا ہے۔ 2.1 ملین مربع میل علاقے پر محیط ان جنگلات میں چالیس ہزار مختلف اقسام کے درخت پائے جاتے ہیں اور یہ دنیا کی نایاب ترین جنگلی حیات کا مرکز ہیں۔ دوسو پانچ مختلف اقسام کے پرندے ان جنگلات کے حسن کو دوبالا کرتے ہیں۔ لاکھوں مختلف اقسام کے کیڑے مکوڑے اور حشرات الارض کا ان جنگلات میں بسیرا ہے اور خالق کائنات کی فیاضی تین سو مختلف اقسام کے پھل ان جنگلوں میں اگاتی ہے۔ اس جدید زمانے کی حیرت انگیز ترقیات سے بے خبر انسانوں کی بڑی تعداد مختلف قبائل اور مختلف تہذیبوں کی صورت میں آج بھی ان جنگلوں میں آباد ہے۔

دریائے ایمزون:

صانع عظیم کی دست کاریگری کا ایک نادر نمونہ دریائے ایمزون کی صورت میں ان جنگلات میں موجود ہے، جو کئی لحاظ سے دنیا کا منفرد ترین دریا ہے۔ 6437 کلومیٹر طویل یہ دریا ان جنگلات کے حسن کو چار چاند لگاتا ہے، کیونکہ اس کی فضائی تصویر بہت دلکش نظر آتی ہے۔ یہ دریا اپنے بہاؤ کے اعتبار سے دنیا کا سب سے تیز دریا ہے، میٹھے پانی کی مقدار اور سمندر میں گرنے والے پانی کی مقدار کے حساب سے دنیا کا سب بڑا دریا ہے۔ اس کی چوڑائی بھی اس کی انفرادیت ہے جو بعض جگہوں پر گیارہ کلومیٹر تک ہے۔ یہ دریا اپنے دامن میں تین ہزار سے زائد مختلف اقسام کی مچھلیاں لئے ہوئے ہے اور حیرت انگیز آبی حیات کا مسکن ہے۔

جنوبی امریکہ میں جماعت احمدیہ کا قیام:

اس براعظم میں خلافت ثانیہ کے زمانے میں احمدیت کا پیغام پہنچنا شروع ہوا۔ جبکہ اِن علاقوں میں احمدیت کا تعارف لٹریچر کے ذریعہ بہت پہلے ہو چکا تھا۔ حضرت مصلح موعود کی کتاب ''احمدیت یعنی حقیقی ......'' مصنفہ 1924ء میں کوسٹاریکا (وسطی امریکہ) ٹرینڈاڈ اور برازیل میں جماعت کے قیام کا ذکر موجود ہے۔ برٹش گیانا میں دوسری جنگ عظیم کے بعد حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب ساکن سکندر آباد دکن کے شائع کردہ انگریزی لٹریچر کے ذریعہ بھی احمدیت کا پیغام پہنچا۔

ارجنٹائن میں 1936ء میں سب سے پہلا مشن قائم ہوا جب حضرت مصلح موعود کے ارشاد پر محترم مولوی رمضان علی صاحب بطور مربی وہاں بھجوائے گئے۔ مگر جنگ عظیم دوم شروع ہونے پر وہاں دعوت الی اللہ کا کام رک گیا۔

ٹرینیڈاڈ میں محترم مولوی محمد اسحاق ساقی صاحب کے ذریعہ 1952ء میں، سرینام میں مولوی شیخ رشید احمد اسحٰق کے ذریعہ 1956ء میں، گیانا میں مولوی بشیر احمد آرچرڈ صاحب کے ذریعہ 1960ء میں اور برازیل میں مکرم اقبال احمد نجم صاحب کے ذریعہ 1985ء میں احمدیہ مشن قائم ہوئے، اس ملک میں خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی پہلی بیت الذکر کی تعمیر کا کام بھی جاری ہے۔

اس کے علاوہ وینزویلا، جمیکا، فرنچ گیانا، ہیٹی اور یوراگوئے میں جماعت قائم ہے۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

درخواست دعا

۞ ابراہیم احمد بعمر 7 ماہ ابن مکرم قاسم احمد چوہدری صاحب آف لندن الرجی وغیرہ سے علیل ہے علاج معالجہ کے باوجود افاقہ نہیں ہورہا۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور والدین کی پریشانی دور فرمائے۔ آمین

۞ مکرم صلاح الدین زرگر صاحب دارالفتوح شرقی ربوہ بعارضہ قلب طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں داخل ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کو شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

سانحہ ارتحال

۞ مکرم تنویر احمد صاحب فیصل آباد تحریر کرتے ہیں۔

مکرم چوہدری احمد دین خان صاحب فیصل آباد ابن مکرم حاجی غلام احمد صاحب آف کریام رفیق حضرت مسیح موعود مورخہ 16/اپریل 2015ء کو اپنے مولا حقیقی سے جاملے۔ آپ کی نماز جنازہ مکرم مرزا محمد الدین ناز صاحب ناظر تعلیم القرآن و وقف عارضی نے بیت مبارک ربوہ میں پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین کے بعد مکرم شیخ مظفر احمد ظفر صاحب امیر ضلع فیصل آباد نے دعا کروائی۔ مرحوم مخلص احمدی، خادم دین اور خلافت سے والہانہ محبت رکھنے والے انسان تھے۔ آپ ہمیشہ نماز باجماعت نماز سنٹر میں ادا کرتے۔ آپ نے ساری زندگی جماعتی خدمات میں گزاری۔ آپ مختلف جماعتی و تنظیمی عہدوں پر کام کرتے رہے۔ بطور نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع فیصل آباد زعیم اعلیٰ مجلس انصاراللہ دارالذکر، ناظم مجلس انصاراللہ ضلع فیصل آباد، سیکرٹری تحریک جدید، سیکرٹری رشتہ ناطہ اور جنرل سیکرٹری ضلع فیصل آباد خدمات سرانجام دیں۔ آپ سادہ طبیعت والے انسان تھے۔ عاجزی اور وسعت حوصلہ کی بہترین مثال تھے۔ آپ دوسروں کو خوش خلقی سے ملتے اور خوشی سے دوسروں کے کام کرتے۔ لڑکے اور لڑکیوں کے رشتے کروانے میں آپ نے دوسروں کی مدد کی۔ آپ کبھی ایسی بات نہ کرتے جس سے دوسروں کو تکلیف پہنچے۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھتے اور اپنے ذاتی کاموں کا حرج کر کے دینی فرائض سرانجام دیتے۔ آپ نے اپنے پیچھے ایک بیوہ، 3 بیٹے اور 4 بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی تمام جماعتی خدمات قبول فرمائے اور انہیں اپنی رضا قرب اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

۞ مکرم عبدالسمیع خان صاحب کاٹھگڑھی صدر محلہ دارالرحمت شرقی بشیر ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی چچی مکرمہ حامدہ صفیہ صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری خلیل الرحمٰن صاحب مورخہ 11/اپریل 2015ء کو فیصل آباد میں وفات پاگئیں۔ مورخہ 12/اپریل کو ان کی میت پہلے شورکوٹ شہر جہاں ان کی مستقل رہائش تھی لے جائی گئی۔ پھر تین بجے بعد دوپہر آپ کی تدفین لکی نو کے احمدیہ قبرستان میں ہوئی۔ نماز جنازہ مربی سلسلہ لکی نو نے پڑھائی اور تدفین کے بعد دعا بھی انہوں نے ہی کرائی۔ آپ حضرت چوہدری عبدالسلام صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی بہو اور مکرم چوہدری عبدالرحیم خاں صاحب کاٹھگڑھی سابق آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ کی سب سے چھوٹی بھاوجہ تھیں۔ ان کے خاوند 1989ء میں انتقال کر گئے تھے۔ عرصہ بیوگی بڑے حوصلہ کے ساتھ گزارا۔ چچا خلیل الرحمٰن صاحب محکمہ نہر میں سگنیلر تھے۔ مختلف جگہوں پر کام کیا۔ آپ بھی ان کے ساتھ ہی رہیں۔ چچا جان مخدوم پور پہوڑاں ضلع ملتان (حال خانیوال) بنگلہ میں بطور سگنیلر تعینات رہے۔ وہاں پر نماز جمعہ ہوتی۔ ساتھ کے گاؤں والے احمدی احباب وہاں جمعہ پڑھنے آتے ہماری چچی صاحبہ آنے والے مہمانوں کی خوب خدمت کرتیں۔ اسی طرح کوٹ میلا رام نزد ملتان میں بھی جماعت کے ساتھ تعلق رکھا۔ لکی نو میں قیام رہا۔ زیادہ عرصہ شورکوٹ میں ہی گزارا۔ جب پرانی بیت احمدیہ جماعت کے پاس نہ رہی تو نماز جمعہ چچا جان کے گھر میں ادا کی جاتی۔ سارا انتظام کرتیں۔ صدر، سیکرٹری مال اور سیکرٹری دعوت الی اللہ لجنہ اماء اللہ شورکوٹ خدمات سرانجام دیں۔ غیر از جماعت بچوں کی کثیر تعداد نے قرآن مجید آپ سے پڑھا۔ قادیان میں بچپن اپنی پھوپھی عظمت بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمد اسماعیل صاحب کاٹھگڑھی کے پاس گزارا۔ وہاں سلسلہ کے بزرگوں سے نیز حضرت اماں جان سے بھی ملاقات کا شرف پایا۔ جماعت کے مربی صاحبان کا شور کوٹ میں آپ کے گھر قیام رہا۔ آپ صاحب اولاد تھیں۔ سب بچے شادی شدہ ہیں۔ پانچ بیٹیاں دو بیٹے ہیں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مرحومہ کی مغفرت فرمائے۔ آمین

☆......☆......☆

بقیہ از صفحہ 2 خطبات امام وقت۔ سوال و جواب

س: اہل اللہ کا اللہ تعالیٰ کے انعامات اور احسانات کو تلاش کرنے کا کیا طریق ہوتا ہے؟

ج: حضرت مصلح موعود نے مرزا مظہر جان جاناں کا لڈو کھانے کا واقعہ بیان کیا اور فرمایا کہ یہ کیا بات تھی؟ یہی کہ اس لڈو میں انہیں خدا تعالیٰ کے ہزاروں نشانات نظر آتے تھے۔ یوں کھانے والا تو چار پانچ دس بیس لڈو بھی جھٹ پٹ کھا سکتا ہے مگر مظہر جان جاناں کے لئے ایک ہی لڈو اتنا بوجھل ہو گیا کہ اس کے کھانے سے ان کی کمر ٹوٹی جاتی تھی۔ اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے تو عقل ہی ایک چھوٹی سی چیز کو بڑا بنا دیتی ہے اور نادانی نظر آنے والی بڑی چیز کو بھی چھوٹا ظاہر کر دیتی ہے۔ اسی طرح عقل ایک بڑی نظر آنے والی چیز کو چھوٹا دکھا دیتی ہے اور نادانی ایک معمولی چیز کو بڑا دکھا دیتی ہے۔ تو عقل مند انسان چھوٹی چھوٹی باتوں میں بھی خدا کے بڑے بڑے نشان دیکھ لیتا ہے اور نادان بڑی بڑی اہم باتوں میں بھی کچھ نہیں دیکھتا۔

س: حضرت مسیح موعود کی صداقت کے نشانات کی تعداد کے حوالہ سے حضرت مصلح موعود نے کیا بیان فرمایا؟

ج: فرمایا! حضرت مسیح موعود فرمایا کرتے تھے کہ میری صداقت کے خدا تعالیٰ نے لاکھوں نشانات دکھلائے ہیں۔ یہ بالکل درست ہے اور اس میں حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ میں تو کہتا ہوں کہ آپ کی صداقت کے خدا تعالیٰ نے اس قدر نشانات دکھلائے ہیں کہ جن کا شمار بھی نہیں ہوسکتا مگر کن کے لئے؟ یہ نشان جو دکھلائے ہیں کن کے لئے ہیں انہی کے لئے جو عقل رکھتے ہیں۔ اگر کوئی شخص آپ کی صداقت کے نشانات دیکھنے کے لئے یہاں آئے تو یہ جس قدر بھی عمارتیں (قادیان میں) سامنے نظر آرہی ہیں (بیت) اقصیٰ میں کھڑے ہوکر) ان میں سے چند ایک کو چھوڑ کر باقی سب آپ کے نشان ہیں۔ پھر احمدیہ بازار سے آگے کے جس قدر مکانات بنے ہوئے ہیں ان کے لئے زمین تیار کی گئی ہے۔ اس میں ڈالا ہوا مٹی کا ایک ایک بورا نشان ہے۔ یہاں ایک اتنا بڑا گڑھا تھا کہ ہاتھی غرق ہوسکتا تھا اس میں مٹی ڈال ڈال کے وہ بھرا اور پھر آبادی ہوئی۔ پھر قادیان سے باہر شمال کی طرف نکل جائیں وہاں جو اونچی اور بلند عمارتیں نظر آئیں گی ان کی ہر ایک اینٹ اور چونے کا ایک ایک ذرہ حضرت مسیح موعود کی صداقت کا نشان ہے۔ پھر قادیان میں چلتے پھرتے جس قدر انسان نظر آتے ہیں خواہ وہ ہندو ہوں یا سکھ یا غیر از جماعت) ہیں یا احمدی سب کے سب آپ ہی کی صداقت کا نشان ہیں۔ احمدی تو اس لئے کہ وہ حضرت مسیح موعود کی صداقت کو دیکھ کر اپنے گھربار چھوڑ کر یہاں کے ہو رہے اور غیر از جماعت) اور دوسرے مذاہب والے اس لئے کہ ان کی طرز رہائش لباس وغیرہ حضرت مسیح موعود کے دعوے سے پہلے وہ نہ تھے جو اب ہیں۔ ان کی پگڑی ان کا کرتہ ان کا پاجامہ ان کی عمارتیں ان کا مال ان کی دولت وہ نہ تھی جو اب ہے دور جانے کی ضرورت نہیں ہے اسی (بیت الذکر) جہاں آپ یہ خطبہ دے رہے تھے اس کی یہ عمارت یہ لکڑی یہ کھمبا یہ سب نشانات ہیں کیونکہ یہ پہلے نہیں تھے۔ جب حضرت مسیح موعود نے دعویٰ کیا تو پھر بنے ہیں پس لاکھوں نشانات تو یہاں ہی مل سکتے ہیں۔ پھر سالانہ جلسے پر اس قدر لوگ آتے ہیں ان میں سے ہر ایک آنے والا ایک نشان ہوتا ہے جو خدا تعالیٰ ہر سال ظاہر کرتا ہے اور جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا کرتا رہے گا۔ تو حضرت مسیح موعود نے اپنے نشانات کا یہ بہت کم اندازہ لگایا کہ وہ لاکھوں ہیں میں تو کہتا ہوں کہ وہ اس قدر ہیں کہ کوئی انسانی طاقت ان کو گن ہی نہیں سکتی۔

(خطبات محمود جلد پنجم صفحہ 394,395)

س: ایک مخالف نے حضرت مسیح موعود سے نشان مانگا تو آپ نے کیا جواب دیا؟

ج: فرمایا! ایک مخالف حضرت مسیح موعود کے پاس آیا اور کہنے لگا۔ میں آپ کا کوئی نشان دیکھنے آیا ہوں۔ آپ ہنس پڑے اور فرمایا میاں تم میری کتاب حقیقۃ الوحی دیکھو تو تمہیں معلوم ہوگا کہ خدا تعالیٰ نے میری تائید میں کس قدر نشانات دکھائے ہیں تم نے ان سے کیا فائدہ اٹھایا ہے کہ اور نشان دیکھنے آئے ہو۔

س: خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور نے کیا ارشاد فرمایا؟

ج: فرمایا! حضرت مسیح موعود کی کچھ پیشگوئیاں تو آپ کی زندگی میں پوری ہوئیں اور آج تک ہو رہی ہیں جیسا کہ میں نے کہا کہ جماعت کی روزانہ ترقی اس کی دلیل ہے اس کا ثبوت ہے۔ اللہ تعالیٰ ان پیشگوئیوں کے پورا ہونے کے جس طرح ہو رہی ہیں ان کو نظر نہ آنے والوں کو بھی بصارت عطا فرمائے کہ وہ ان کو دیکھیں اور اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ہر لمحہ اپنے ایمان میں مضبوط تر کرتا چلا جائے۔

عطیہ خون خدمت خلق ہے

عطیہ چشم صدقہ جاریہ ہے

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20،15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

22 مئی 2015ء

وقت	پروگرام
5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم
5:30 am	درس حدیث
5:45 am	یسرنا القرآن
6:15 am	نیوزی لینڈ میں استقبالیہ تقریب 4 نومبر 2013ء
7:10 am	سپینش سروس
8:00 am	پشتو مذاکرہ
8:45 am	ترجمۃ القرآن کلاس
9:50 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:15 am	درس حدیث
11:25 am	یسرنا القرآن
11:50 am	ناگویا میں استقبالیہ تقریب
12:45 pm	Quebec Winter Carnival
1:15 pm	راہ ہدیٰ
2:50 pm	انڈونیشین سروس
3:55 pm	دینی و فقہی مسائل
5:00 pm	خطبہ جمعہ Live
6:35 pm	تلاوت قرآن کریم
6:50 pm	سیرت النبی ﷺ
7:35 pm	Shotter Shondhane
9:20 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 22 مئی 2015ء
10:30 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	ناگویا میں استقبالیہ تقریب

23 مئی 2015ء

وقت	پروگرام
12:30 am	Quebec Winter Carnival
1:10 am	دینی و فقہی مسائل
2:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 22 مئی 2015ء
3:20 am	راہ ہدیٰ
5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم
5:35 am	یسرنا القرآن
6:05 am	ناگویا میں استقبالیہ تقریب
7:10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 22 مئی 2015ء
8:20 am	راہ ہدیٰ
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:15 am	درس حدیث
12:00 pm	جلسہ سالانہ یوکے یکم ستمبر 2013ء
1:20 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:50 pm	سٹوری ٹائم
2:10 pm	سوال و جواب
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 22 مئی 2015ء
5:15 pm	تلاوت قرآن کریم
5:30 pm	الترتیل
6:00 pm	انتخاب سخن Live
7:00 pm	بنگلہ ترجمہ
8:15 pm	حضرت عثمانؓ کی حیات مبارکہ
9:00 pm	راہ ہدیٰ
10:30 pm	الترتیل
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	جلسہ سالانہ

24 مئی 2015ء

وقت	پروگرام
12:40 am	فیتھ میٹرز
1:35 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
2:05 am	راہ ہدیٰ
3:35 am	سٹوری ٹائم
4:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 22 مئی 2015ء
5:15 am	عالمی خبریں
5:30 am	تلاوت قرآن کریم
6:10 am	جلسہ سالانہ یوکے
7:30 am	سٹوری ٹائم
8:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 22 مئی 2015ء
9:15 am	حضرت عثمانؓ کی حیات مبارکہ
9:50 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:15 am	درس حدیث
11:30 am	یسرنا القرآن
12:00 pm	گلشن وقف نو
1:05 pm	فیتھ میٹرز
2:05 pm	سوال و جواب
3:05 pm	انڈونیشین سروس
4:10 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 18 اپریل 2014ء (سپینش سروس)
5:10 pm	تلاوت قرآن کریم
5:25 pm	یسرنا القرآن
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 22 مئی 2015ء
7:10 pm	Shotter Shondhane
8:15 pm	سیرت صحابیات رسولؐ
8:45 pm	مسلمان سائنس دان
9:00 pm	پریس پوائنٹ Live
10:05 pm	کڈز ٹائم
10:30 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	گلشن وقف نو

25 مئی 2015ء

وقت	پروگرام
1:35 am	Roots to Branches (احمدیت: آغاز سے ترقیات تک)
2:00 am	پریس پوائنٹ
3:05 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 22 مئی 2015ء
4:15 am	سوال و جواب
5:15 am	عالمی خبریں
5:35 am	تلاوت قرآن کریم
5:55 am	درس حدیث
6:15 am	یسرنا القرآن
6:45 am	گلشن وقف نو (اطفال الاحمدیہ)
8:00 am	مسلم سائنسدان
8:15 am	Roots to Branches (احمدیت: آغاز سے ترقیات تک)
8:40 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 22 مئی 2015ء
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:15 am	درس حدیث
11:30 am	الترتیل
12:00 pm	حضور انور کا دورہ مشرق بعید 18 دسمبر 2013ء
12:35 pm	سیرت حضرت مسیح موعود
1:00 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:30 pm	میدان عمل کی کہانی
2:00 pm	فرنچ سروس
3:05 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 30 جنوری 2015ء (انڈونیشین سروس)
4:10 pm	ظہور قدرت ثانیہ
5:05 pm	تلاوت قرآن کریم
5:20 pm	درس حدیث
5:35 pm	الترتیل
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 7 اگست 2009ء
7:05 pm	بنگلہ پروگرام
8:10 pm	ظہور قدرت ثانیہ
9:00 pm	راہ ہدیٰ
10:30 pm	الترتیل
11:00 pm	عالمی خبریں
11:25 pm	حضور انور کا دورہ مشرق بعید

ربوہ کی مشہور دوکان
عباس شوز اینڈ کھسہ ہاؤس
لیڈیز، بچگانہ، مردانہ کھسوں کی ورائٹی نیز لیڈیز کولاپوری چپل اور مردانہ پشاوری چپل دستیاب ہے۔
اقصیٰ چوک ربوہ: 0334-6202486

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ عصر تا عشاء
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد، طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

ایک نام
مغل بینکویٹ ہال
کھانوں کے اعلیٰ معیار اور بہترین سروس کی ضمانت دی جاتی ہے
پروپرائٹر محمد عظیم احمد فون: 6211412، 03336716317
لیڈیز ہال میں لیڈیز ورکرز کا انتظام نیز کیٹرنگ کی سہولت میسر ہے
فون: 0336-8724962

ربوہ میں طلوع و غروب 21 مئی

طلوع فجر	3:33
طلوع آفتاب	5:06
زوال آفتاب	12:05
غروب آفتاب	7:04

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

21 مئی 2015ء

وقت	پروگرام
6:15 am	جامعہ احمدیہ U.K کی کھیلیں
8:00 am	دینی و فقہی مسائل
9:55 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	نیوزی لینڈ میں استقبالیہ تقریب
2:00 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
9:40 pm	ترجمۃ القرآن کلاس

WARDA فیبرکس
تبدیلی آ نہیں رہی تبدیلی آگئی ہے لان ہی لان
کرینکل شفون دوپٹہ 4P 400/450 کلاسک لان 3P 750/- ڈیزائنر لان شرٹ پیس 950/-
چیمہ مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ 0333-6711362

آندرے آس لینگویج انسٹیٹیوٹ
جرمن زبان سیکھئے
ایک انسٹیٹیوٹ سے سند یافتہ ٹیچر
اور اب لاہور کراچی ٹیسٹ کی تیاری کیلئے بھی تشریف لائیں۔
فیصل آباد میں بھی جرمن کلاسز کا آغاز ہو چکا ہے
برائے رابطہ: طارق شبیر دار الرحمت غربی ربوہ
03336715543, 03007702423, 0476213372

خوشخبری، عید آفر
کرینکل شفون دوپٹہ 4P 900
کلاسک لان 3P 750
فردوس۔کرسٹل اتحاد 1400
مردانہ سوٹ 600
لہنگا، برائیڈل سوٹ، اور بوتیک ورائٹی انتہائی کم ریٹ پر حاصل کریں۔
ورلڈ فیبرکس
ملک مارکیٹ نزد یوٹیلیٹی سٹور ریلوے روڈ ربوہ
0476-213155

CASA BELLA
Home Furnishers

Master Craftmanship
FURNITURE
13-14, Sialkot Block Fortress Stadium, Lahore
Ph: 042-36668937, 36677178
E-mail: mrahmad@hotmail.com
FABRICS
1-Gilgit Block Fortress Stadium, Lahore
Ph: 042-36660047, 36650952
A Complete Range of Furniture, Accessories Wooden Flooring